

[تاریخ: ۱۶/۰۴/۲۰۲۲]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[فتویٰ نمبر: ۲۸۹]

سوال

سر ہم نے دو سال پہلے بچی Adopt کی تھی، بچی کی والدہ نے ہمیں بتایا کہ میری ۶ ماہ پہلے شادی ہوئی تھی، میرا خاوند سعودی عرب چلا گیا تھا، اور کچھ ماہ بعد اس کا انتقال ہو گیا، اور میں بیوہ ہو گئی۔ میرے سسرال والوں نے اب مجھے گھر سے نکال دیا ہے، میرے ماں باپ فوت ہو گئے ہیں، میرے بھائی اور بھابھیاں مجھے ساتھ نہیں رکھنا چاہتے، اس لیے میں اپنے ہونے والے بچے کو نہیں پال سکتی۔ اس لیے آپ نے بچہ لینا ہے تو لے لیں۔ اس وقت وہ حاملہ تھی اس کے بعد ڈیوری تک تمام اخراجات میں کرتا رہا۔ پھر بچی ہم نے لے لی، جب اس سے سٹامپ پیپر کرنے لگے، تو ہم نے نکاح نامہ مانگا، تو اس نے کہا کہ وہ میں گھر سے لانا بھول گئی، نہ ہی اس نے اپنا شناختی کارڈ دیا۔

اب ہم بچی کا یونین کو نسل میں اندراج کروانے گئے، تو انھوں نے کہا اس کے اصل والدین کے شناختی کارڈ کی کاپیاں اور نکاح نامہ لائیں، جو ہمارے پاس نہیں ہیں۔ اور بچی کی والدہ سے اب ہمارا کوئی رابطہ بھی نہیں ہے۔

بچی کے بہتر مستقبل کے لئے ہمارا اس کو ساتھ انگلینڈ لے جانے کا پروگرام ہے، تو اس صورت میں جب بچی کے کاغذات میں اس سے ہمارا کوئی خونی رشتہ نہیں ہو گا، تو یقیناً ہم اسے ساتھ نہیں لے جا سکیں گے۔ مطلب ہمیں مستقبل میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا، اس کو بھی سامنے رکھتے ہوئے رہنمائی فرمادیں کہ ہم کیا کریں؟

قرآن و سنت کے مطابق کاغذات میں بطور والدین اپنا نام درج کروانا درست ہے؟ اور کیا بچی جب بالغ ہو تو ہمیں اسے بتانا ضروری ہے کہ اس کے والدین سے متعلق حقیقت کیا ہے؟ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو آمین

جواب

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده!

■ سوال میں جو کہانی بتائی گئی ہے، ہمیں اس کی سمجھ نہیں آرہی کہ اس جدید دور میں کیسے، کسی کی شناخت نہیں ہو سکتی، لہذا کوشش کریں کہ اس خاتون کا پتہ لگوایا جائے۔ اور اگر بالفرض کوشش کے باوجود پتہ نہ چل سکے، تو پھر شناختی کارڈ میں اس قسم کے کیسز کے لیے ولدیت کی بجائے 'سرپرست' کا خانہ ہوتا



ہے۔ سول کوٹ، اور نادر اور غیرہ سے اس حوالے سے تفصیلی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ پھر آپ بطور سرپرست اس بچی کے سارے معاملات کر سکتے ہیں۔

■ رہا اس بچی کے ڈاکو منٹس میں اپنی ولدیت لکھوانا، تو یہ کسی صورت جائز نہیں ہے۔ شریعت میں اس سے منع کیا گیا ہے۔ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ بولے بیٹے تھے، لوگوں نے انہیں زید بن محمد کہہ کر پکارنا شروع کر دیا، تو اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا، اور فرمایا:

(أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ (الاحزاب: ۵))

’ان کو ان کے آبا کی نسبت سے ہی پکارا جائے‘۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرْيِ أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ. [صحیح البخاری: ۳۵۰۹]

’سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ انسان اپنے حقیقی باپ کے علاوہ کسی کو اپنا باپ خیال کرے‘۔

ایک اور روایت میں ہے:

مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْحَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ. [صحیح البخاری: ۴۳۲۶]

’جو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرے، تو اس پر جنت حرام ہے‘۔

ایک اور حدیث میں اس عمل کو ’کفر‘ اور ایسا کرنے والے کو ’جہنمی‘ قرار دیا گیا ہے۔ (صحیح البخاری: ۳۳۱۷)

لہذا یہ عمل شریعت کی رو سے جائز نہیں۔ اور اس میں کئی حکمتیں ہیں، کیونکہ اگر اس طرح ولدیت تبدیل کر دی جائے، تو پھر نسب، لین دین، وراثت اور دیگر کئی احکامات خلط ملط ہو جاتے ہیں۔ بقول آپ کے اس بچی کے والدین کا کوئی پتہ نہیں، لیکن کل کو اگر وہ بچی کو تلاش کرتے کرتے پہنچ جائیں، تو یہ اس سے بڑا مسئلہ ہو گا کہ ایک ہی بچی کے دو والد کیسے ہو سکتے ہیں؟

لہذا آپ حقیقت کے مطابق چلیں، خود کو بطور سرپرست لکھوا کر معاملات آگے بڑھائیں۔ اس میں کوئی شک نہیں، کہ یہ معاملات مشکل ہوتے ہیں، لیکن بہر صورت اللہ تعالیٰ نے آپ کو حقیقی اولاد سے محروم رکھ



کر، ایک منہ بولی بیٹی کی صورت میں تحفہ دیا ہے، تو آپ کو اس بیٹی کی محبت، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں یہ سب محنت اور مشقت برداشت کرنی چاہیے۔

■ ایک اور اہم مسئلہ بھی ذہن میں رکھیں، بچی جب جوان ہوگی، تو آپ چونکہ اس کے لیے غیر محرم ہیں، اس لیے پردے کے مسائل بھی آئیں گے۔ لہذا ابھی سے اپنی بہن وغیرہ کا دودھ اسے پلوا کر، اس سے رضاعت کا رشتہ بھی قائم کر لیں۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمین

مفتیان کرام

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبدالحکیم بلال حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبدالستار حماد حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ

فضیلۃ الدکتور عبدالرحمن یوسف مدنی حفظہ اللہ

لَجْنَةُ الْعُلَمَاءِ لِلْإِفْتَاءِ
ULAMA FATWA COUNCIL

فضیلۃ الشیخ محمد ادریس اثری حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالرؤف سندھو حفظہ اللہ

لَجْنَةُ الْعُلَمَاءِ لِلْإِفْتَاءِ